مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ ماہ ظہور۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سوا آٹھ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت سر درد اور ضعف کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

جلد ۳۵ | ۱۲ ماہ ظہور ۱۳۲۶ ہش | ۲۴ رمضان المبارک ۱۳۶۶ھ | ۱۲ اگست ۱۹۴۷ء | نمبر ۱۹۰

الا بذکر اللہ تطمئن القلوب

دنیا کے دھندوں سے چھوٹ کر رات کی تاریکیوں میں جب آپ بستر پر آرام سے لیٹ جاتے ہیں۔ اور کوئی شور و شر آپ کے خیالات کو منتشر کرنے والا نہیں ہوتا۔ تو اس سناہٹ کے لمحے میں کچھ گزشتہ خوشی و غم کے سانحات آپ کے دل و دماغ پر قابو پانے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اکثر ایسا ہوتا ہے۔ کہ بیتی ہوئی غمناک گھڑیاں خوشی کی یادوں پر غالب آجاتی ہیں۔۔۔ کبھی مستقبل کے غیر معین تصورات آپ کے قلب و دماغ پر اس طرح چھا جاتے ہیں۔ جس طرح عمیق غاروں کی سی تاریکیوں والے بادل۔۔۔ اور آپ تلخیوں کے بھنور میں گر پڑتے ہیں۔ معاً اس ہولناک لمحہ میں ایک شعاع چمک اٹھتی ہے۔ اور آپکی زبان پر سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم کا ورد جاری ہو جاتا ہے۔ آپکے تمام ہیجانات۔۔۔ ایسا معلوم ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔ کہ گویا جنت کے کسی فرشتہ نے آب تسنیم کا ہلکا سا چھینٹا دے دیا ہے۔ ایک سکین کی پھوار آپکی روح پر برس جاتی ہے۔ اور آپ کے رگ و ریشہ میں اطمینان کی ٹھنڈک سما جاتی ہے۔ آپ کے کانوں میں آہستہ آہستہ یہ آواز آنے لگتی ہے یا ایتہا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی۔ اور پھر آپ نیند کی آغوش میں ہوتے ہیں۔ کیا آپ کے ساتھ ایسا کبھی نہیں ہوا؟ مسیح موعود علیہ السلام کے لیکچر "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا تمام فلسفہ اسی عظیم الشان آیت کے گرد گھومتا ہے۔ کیا آپ نے اس کا مطالعہ نہیں کیا۔ اگر کیا ہے۔ تو پھر اس عظیم لمحہ سے بھی آپ ضرور آشنا ہونگے۔

آج ہم پر ایسی ہی خوفناک گھڑی آئی ہے۔ ہم بستر پر آرام سے لیٹے ہوئے ہیں۔ کوئی شور و شر ہمارے خیالات کو منتشر کرنے والا نہیں۔ اس سناہٹ کے لمحہ میں کچھ گزشتہ تلخیاں اور کچھ آئندہ تلخیوں کے تصورات عمیق غاروں کی سی تاریکیوں والے بادل ہماری روحوں پر چھا گئے ہیں۔ اس ہولناک لمحہ میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کی دردناک پکار آرہی ہے،

"دعائیں کرو دعائیں کرو اور دعائیں کرو"

سنو! سنو! دیکھو! دیکھو! یہی وہ روشنی کی شعاع ہے۔ جو تاریکیوں کے بادلوں کو پھاڑ دیتی ہے۔ اس لئے آؤ ذکر الٰہی میں ہمہ تن مصروف ہو جائیں۔ تاکہ ہم سب کو وہ قلب مطمئنہ مل جائے جسکو ہمارا رفیق اعلیٰ اس دنیا میں بھی اور اس دنیا میں بھی ان الفاظ کے ساتھ اپنی آغوش محبت میں کھینچ لے۔ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی

جناح صاحب کا الوداعی بیان

جناح صاحب نے کراچی جانے سے پہلے ۷ اگست کو نئی دہلی میں جو الوداعی بیان دیا ہے۔ وہ اس لحاظ سے نہایت اہم اور وقیع ہے۔ کہ آپ نے ہندوستان کی آئندہ خوشحالی اور مفاد کو مد نظر رکھ کر تمام ہندوستان کے باشندوں کے سامنے یہ واضح کر دیا ہے۔ کہ آپ کا دل کتنا کشادہ اور کتنا صاف ہے۔ باوجود اس کے کہ کانگرسی لیڈروں حتّٰی کہ خود گاندھی جی جیسی شخصیت نے جناح صاحب کے متعلق بدظنی کا وطیرہ ابھی تک ترک نہیں کیا۔ آپ نے نہایت کشادہ دلی سے ان سب مخالفانہ تنقیدوں کو یکلخت نظر انداز کر کے مندرجہ ذیل یادگار اور رشد آمیز الفاظ میں ہندوستان نو آبادی کا خیر مقدم کیا ہے۔ ہمیں ان الفاظ کے دہرانے میں کسی معذرت کی ضرورت نہیں۔ اور نہ ہمارے پیش نظر جناح صاحب کی خوشامد ہے۔ ہم ان الفاظ کو محض اس لئے دہرانا چاہتے ہیں۔ کہ اگر ہندوستان نو آبادی کے لیڈر بھی اسی کشادہ دلی سے کام لیں اور تنگ دل مذہبی دیوانوں کی باتوں کی پروا نہ کرتے ہوئے انہی الفاظ کو اپنی زبان سے دہرا دیں۔ اور اپنے دلوں میں جانشین کر لیں۔ تو آج ہی اس براعظم کی بہت سی مصیبتیں رفع ہو سکتی ہیں۔ اور ملک امن و امان سے شاہراہ ترقی پر گامزن ہو سکتا۔ ذرا جناح صاحب کے ان الفاظ پر غور فرمائیے آپ نے فرمایا ہے۔ کہ

"میں آج دہلی کے رہنے والوں کو الوداع کہتا ہوں۔ ان میں سے ہر فرقہ کے لوگوں میں سے میرے کئی ایک دوست ہیں۔ میں نہایت زور سے ہر ایک سے اپیل کرتا ہوں۔ کہ وہ اس تاریخی شہر میں امن و آرام سے زندگی بسر کریں۔ گزشتہ باتوں کو دفن کر دو۔ اور آؤ دونوں آزاد حکومتوں ہندوستان اور پاکستان کے طور پر از سر نو اپنی حیات کا آغاز کریں۔ میں ہندوستان کی اقبالمندی اور امن و امان کے لئے دست بدعا ہوں"

ظلم ہوگا اگر ان پر صدق و صفا اور پر زور الفاظ کیلئے جناح صاحب کا شکریہ ادا نہ کیا جائے۔ ہم ان الفاظ کو ہرگز رسمی الوداعی الفاظ نہیں سمجھتے۔ جیسا کہ ہمیں جناح [illegible] کا تجربہ ہے۔ کہ آپ

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل بی

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا یا اور قادیان سے شائع کیا۔

کبھی مصنوعی جذبات کی رو میں بہ کر غلط اور جھوٹے وعدے نہیں فرمایا کرتے۔ ہم کو پورا پورا یقین ہے۔ یہ الفاظ جناح صاحب کے دل کی رگ رگ سے پیدا ہوئے ہیں۔ اور آپ نے یہ الفاظ زبان پر لا کر یہ بات واضح کر دی ہے۔ کہ آج کا عام تعلیم یافتہ مسلمان بھی خواہ اس کی تربیت دینی ماحول میں نہ ہوئی ہو۔ اسلامی اخلاق سے بالکل کورا نہیں ہوتا۔ گو جناح صاحب کو علم ہو یا نہ ہو۔ اللہ تعالےٰ نے جناح صاحب سے ایسے الفاظ کہلوائے ہیں۔ جو اسلامی شان لئے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے یا ایھا الذین امنوا کونوا قوامین للہ شھداء بالقسط ولا یجرمنکم شنان قوم علیٰ الا تعدلوا اعدلوا ھو اقرب للتقویٰ۔ واتقوا اللہ ان اللہ خبیر بما تعملون۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ جناح صاحب اور پاکستان کے مسلمان اقلیتوں سے وہی نیک سلوک کریں گے۔ جس کا اقرار وہ وقتاً فوقتاً کر چکے ہیں۔ اور محض اس لئے کہ کسی قوم نے مسلمانوں کو کبھی یا اب ماضی قریب میں کوئی نقصان یا دکھ پہنچایا تھا۔ اس کو اپنے دل سے محو کر دیں گے۔ اور پرانی دشمنیوں کو یاد کر کے کسی قوم سے بے انصافی کے مرتکب نہیں ہوں گے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کو یہی ہدایت کی ہے مسلمانوں کو قرآن کریم کی مندرجہ بالا آیات میں بیان کردہ تعلیم کو کسی طرح نہیں چھوڑنا چاہیئے۔ اور کینہ توزی کو اپنا شعار نہیں بنانا چاہیئے۔ اس صورت میں پاکستان پر اللہ تعالیٰ کی رحمتوں کی ضرور بارش ہوگی۔

حکومت یوپی کی توجہ کے لئے

جیسا کہ احباب کو علم ہے۔ سردار محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور کے صاحبزادہ ڈاکٹر ہارون الرشید صاحب گڑھ مکتیشور کے فساد کے موقعہ پر لاپتہ ہو گئے تھے۔ ان کے والد صاحب کو مختلف ذرائع سے یہ اطلاع ملتی رہی ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب زندہ ہیں۔ اور کسی گاؤں میں نظر بند ہیں۔ لیکن باوجود آٹھ ماہ گذر جانے کے ابھی تک ان کے متعلق کوئی یقینی سراغ نہیں ملا۔ سردار محمد یوسف صاحب نے اسی سلسلہ میں یو۔پی گورنمنٹ سے مطالبہ کیا ہے۔ کہ وہ پوری تفتیش کرے۔ اور ان کے بیٹے کو برآمد کرنے میں ان کی مدد کرے۔ یہ مطالبہ بالکل جائز اور مناسب ہے۔ ہمیں توقع ہے۔ کہ یو۔پی گورنمنٹ ضرور اس مطالبے کی طرف توجہ کریگی۔ اور کسی دیانتدار پولیس افسر کے ذریعہ سے فوراً اس معاملہ کی پوری پوری تفتیش کرے گی۔

خدام الاحمدیہ ——— نظام کی پابندی

اقتباسات از تقریر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بر موقع ریلی و سالانہ جلسہ فرمودہ مورخہ ۱۲؍ احسان ۱۳۲۱ھ ——— غیر مطبوعہ

آج کل کے دن اپنی تنظیم کو ہر طرح مکمل کرنے کے ہیں۔ اس سلسلہ میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ان قیمتی ہدایات میں سے جو حضور نے خدام الاحمدیہ کو ان کی ریلی کے موقع پر فرمائی تھیں۔ بعض اقتباسات شائع کئے جاتے ہیں۔ میں جملہ پریذیڈنٹ صاحبان اور قائدین سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ وہ ان ہدایات کو احباب جماعت میں سنانے اور اچھی طرح ان کے ذہن نشین کرانے کا انتظام کریں۔ اور جیسا کہ حضور نے فرمایا ہے۔ آج کل دعاؤں پر بہت زور دیں۔ رمضان المبارک کا آخری عشرہ گذر رہا ہے۔ اس سے پورا فائدہ اٹھائیں۔ (صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

(۱) "کوئی خدمت صحیح طور پر نہیں ہو سکتی۔ اور کوئی خدمت کامیاب طور پر نہیں ہو سکتی جب تک لوگ تنظیم کے ماتحت کام کرنے کے عادی نہ ہوں۔"

(۲) "خدام الاحمدیہ کی غرض درحقیقت یہی ہے کہ وہ تنظیم کے ماتحت .... جماعت کے ہر فرد کے اندر یہ احساس پیدا کریں۔ کہ ضرورت کے موقعہ پر بلا دریغ اور بلا وقفہ ہر شخص خدمت کے لئے حاضر ہو جایا کرے۔"

(۳) "تنظیم کی غرض یہ ہوتی ہے۔ کہ جتنی طاقت استعمال کرنے کی ضرورت ہو۔ اتنی طاقت استعمال کی جائے۔"

(۴) "دوسری غرض تنظیم کی یہ ہوتی ہے۔ کہ بعض دفعہ امداد کی فوری ضرورت ہوتی ہے۔ اور اسی قسم کی فوری ضرورتوں کے موقعہ پر بغیر تنظیم کے آدمی جمع کرنے مشکل ہوتے ہیں۔"

(۵) "خدام الاحمدیہ کی تنظیم کے ماتحت ایک گروپ لیڈر فوراً اپنے گروپ کے دس آدمیوں کو بلا سکے گا۔ اور اسے یقین ہوگا۔ کہ وہ میری آواز پر اپنے تمام کام چھوڑ کر چلے آئیں گے اور جس جگہ جانے کے لئے انہیں کہا جائیگا۔ وہاں پہنچ جائیں گے۔"

(۶) "آئندہ جب بھی کوئی جلسہ یا اجتماع ہو۔ لازماً یہ بات ہونی چاہیئے۔ کہ ہر ممبر اپنے اپنے گروپ میں بیٹھے۔ اور گروپ لیڈر جو بات کہے۔ اس کی اطاعت کی جائے۔"

(۷) "اس کا نہ صرف یہ فائدہ ہوگا۔ کہ تنظیم ترقی کرے گی۔ بلکہ گروپ لیڈر کو ہر شخص کے کیرکٹر کے پڑھنے کا موقعہ ملتا رہیگا۔"

(۸) "ہم جو خدام الاحمدیہ کو ٹریننگ دے رہے ہیں۔ یہ کسی دنیوی بادشاہت کے لئے تو نہیں۔ ہم تو خدام الاحمدیہ کو اس لئے ٹریننگ دے رہے ہیں۔ کہ اگر اسلام اور احمدیت کو کبھی خطرہ ہو۔ تو وہ اسکی حفاظت کے لئے میدان میں نکل آئیں۔"

(۹) "خدام الاحمدیہ کا کام دنیا نہیں۔ بلکہ دین کا ہے۔ اور یہ بھی جہاد کا ایک چھوٹا سا شعبہ ہے۔"

(۱۰) "آج چونکہ تلوار کے جہاد کا موقعہ نہیں۔ اس لئے خدام الاحمدیہ کا کام اس جہاد کے قائم مقام ہے۔ پس جس طرح جہاد کے موقعہ پر ایک نماز کو دوسری نماز کے ساتھ ادا کیا جاتا ہے۔ اسی طرح خدام الاحمدیہ کی ٹریننگ میں اگر کسی شخص کی کوئی نماز فوت ہو جاتی ہے۔ اور وہ اس وقت ڈیوٹی پر ہے۔ تو اگر وہ اس نماز کو دوسری نماز کے ساتھ ملا کر پڑھ لیتا ہے۔ تو وہ ہرگز گنہگار نہیں۔"

(۱۱) "اگر ڈیوٹی پر ہوتے ہوئے کسی شخص کی کوئی نماز رہ جاتی ہے۔ تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں۔ .... وہ اسی وقت نماز نہیں پڑھیگا۔ بعد میں پڑھ لیگا۔"

(۱۲) "بعض کاموں کے وقت ایسے ہوتے ہیں۔ جب عبادت کو پیچھے ڈال دیا جاتا ہے۔ اور جس کام میں انسان مشغول ہوتا ہے۔ اسے عبادت میں شامل سمجھا جاتا ہے۔"

(۱۳) "تنظیم دراصل ایسی ہونی چاہیئے۔ کہ ہر شخص حکم ملنے پر فوراً اسکی تعمیل کے لئے کھڑا ہو جائے۔"

(۱۴) "اسی طرح مثلاً خاموش رہنا ہے۔ لوگوں کو ایسی ٹریننگ دینی چاہیئے۔ کہ جب خاموش ہونے کا وقت ہو۔ تو اس وقت بالکل نہ بولیں۔"

(۱۵) "غرض خدام الاحمدیہ کے نظام کی بڑی غرض نوجوانوں کی صحیح رنگ میں تربیت کرنا اور انہیں اس بات کی عادت ڈالنا ہے۔ کہ وہ اپنی تمام حرکات ایک ضبط کے ماتحت رکھیں۔"

(۱۶) "جب کہا جائے۔ رکو۔ تو سب رک جائیں۔ اور جب کہا جائے کہ چلو تو سب چل پڑیں۔"

(۱۷) "گروپ لیڈر کا حکم ماننے کی ہر شخص کے اندر روح پیدا کرنی چاہیئے۔"

(۱۸) "ہر گروپ لیڈر کو چاہیئے۔ کہ وہ حکم دے۔ دوڑو۔ اور جب دوڑ رہے ہوں۔ تو یکدم حکم دے ٹھیرو۔ پھر کبھی دوڑتے دوڑتے کہہ دے۔ دائیں طرف مڑو۔ کبھی کہہ دے بائیں طرف مڑو۔ اور وہ سب کے سب حکم ملتے ہی اسکی اطاعت کریں۔ وہ کھڑا ہونے کے لئے کہے۔ تو یکدم سب کھڑے ہو جائیں۔ اور ایک قدم بھی آگے نہ بڑھائیں۔ دوڑنے کے لئے کہے۔ تو سب دوڑنے لگ جائیں۔"

(۱۹) "گروپ لیڈر جہاں کہتا ہے۔ کھڑے ہو جاؤ۔ وہاں تمہارا فرض ہے۔ کہ کھڑے ہو جاؤ۔ جب تمہیں دوڑنے کے لئے کہے۔ تو تم دوڑ پڑو۔ جب دوڑتے دوڑتے ٹھہرنے کا حکم دے۔ تو تم اس وقت ٹھیر جاؤ۔ چلتے ہوئے دائیں بائیں مڑنے کو کہے۔ تو دائیں بائیں مڑ جاؤ۔"

(۲۰) "فرمانبرداری اور اطاعت کا مادہ ہر شخص کے اندر پیدا کرنا چاہیئے۔"

(۲۱) "بہر حال نظام کی پابندی کرتے ہوئے سزا برداشت کرنی پڑیگی۔ چاہے دل میں وہ یہی سمجھتا ہو۔ کہ میں نے غلطی نہیں کی۔"

(۲۲) "نظام کی پابندی کی عادت نوجوانوں کے اندر پیدا کرو۔ اور اس غرض کو باقی تمام اغراض پر مقدم رکھو۔"

(۲۳) "پہلے خدام الاحمدیہ کی تنظیم مکمل ہونی چاہیئے۔ اس کے بعد اگلا قدم کام لینے کا ہے۔" (مشعل راہ صفحہ ۱۱۶ تا ۱۲۳)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایک اعتراض اور اس کا جواب

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے زندہ ہونے کے بارے میں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اپنی تشریح

از جناب عبدالرحمٰن صاحب مبشر قادیان

اول:۔ یہ درست ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی کتاب نورالحق حصہ ۲ صفحہ ۵۰ پر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا زندہ ہونا تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔ کہ

"عیسیٰ صرف اور نبیوں کی طرح ایک نبی خدا کا ہے۔ اور وہ اس نبی معصوم کی شریعت کا ایک خادم ہے۔ جس پر تمام دودھ پلانے والی حرام کی گئی تھیں یہاں تک کہ اپنی ماں کی چھاتیوں تک پہنچایا گیا۔ اور اس کا خدا کوہ سینا میں اس سے ہمکلام ہوا۔ اور اس کو پیارا بنایا وہی موسیٰ مرد خدا ہے۔ جس کی نسبت قرآن میں اشارہ ہے۔ کہ وہ زندہ ہے اور ہم پر فرض ہو گیا ہے۔ کہ ہم اس بات پر ایمان لاویں۔ کہ وہ زندہ آسمان میں موجود ہے۔ اور مردوں میں سے نہیں"

آگے فرماتے ہیں:۔

"مگر یہ بات کہ حضرت عیسیٰ آسمان سے نازل ہوں گے۔ سو ہم نے اس خیال کا باطل ہونا اپنی کتاب حمامۃ البشریٰ میں بخوبی ثابت کر دیا ہے۔ اور خلاصہ اس کا یہ ہے۔ کہ ہم قرآن میں بغیر وفات حضرت عیسیٰ کے اور کچھ ذکر نہیں پاتے۔ اور وفات کا ذکر نہ ایک جگہ بلکہ کئی مقامات میں پاتے ہیں"

مندرجہ بالا حوالہ سے دو باتیں واضح طور پر معلوم ہوتی ہیں۔

اول:۔ یہ کہ حضرت احمد علیہ السلام کے نزدیک قرآن مجید میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے بارے میں اشارہ پایا جاتا ہے۔

دوم۔ اس کے بالمقابل حضور علیہ السلام کے نزدیک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا ذکر قرآن مجید میں کئی جگہ پایا جاتا ہے۔ اور اس کے علاوہ ان کے نزول وغیرہ کا ذکر کہیں موجود نہیں۔ بات بالکل واضح ہے کہ حضرت اقدس نے موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کا استدلال قرآن مجید کی کسی آیت کے جو اشارۃً سمجھا جاتا بیان کیا ہے۔ مگر یہاں وہ آیت آپ نے نہیں دی۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات والی آیات بھی نہیں دیں۔ بلکہ صرف ان آیات کا اجمالاً ذکر کر دیا ہے۔ اب ہر عقلمند سمجھ سکتا ہے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے معلوم کرنا چاہیئے۔ کہ وہ کونسی آیات ہیں جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات کا ذکر موجود ہے ظاہر ہے کہ اس طریق کے بغیر اس حوالہ کا اور کوئی حل نہیں۔ اور یہی طریق ہی اس عقیدہ کا بہترین حل ہے پس جب ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دیگر تحریرات پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو وفات مسیح کے بارے میں آپ کی تمام کتب ان آیات سے بھری پڑی ہیں۔ جن آیات کی طرف آپ نے اس حوالہ میں اشارہ کیا ہے۔ لیکن حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کے بارے میں سوائے ایک یا دو جگہ کے آپ کی تحریرات میں کہیں ذکر موجود نہیں۔ البتہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات والی آیات کے ذکر میں بعض آیات جن میں تمام انبیاء کی وفات کا عمومی رنگ میں ذکر ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی وفات کا بھی ذکر کر دیا ہے۔ اور جہاں حضور علیہ السلام نے تمام انبیاء کی روحانی زندگی کا ذکر کیا ہے۔ وہاں عیسیٰ علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کی روحانی زندگی کا بھی ذکر کر دیا ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ کونسی خاص آیت ہے۔ جس میں موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کی طرف اشارہ ہے۔ اور وہ کیسی زندگی ہے سو جاننا چاہیئے کہ آپ نے آئینہ کمالات اسلام کے آخر میں ایک اشتہار بطور ضمیمہ ملحق کر دیا ہے۔ اس میں ذکر کرتے ہوئے حضور فرماتے ہیں۔

"مثلاً جب مولویوں نے اپنے مونہہ سے اقرار کیا۔ کہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تو نعوذ باللہ مردہ ہیں۔ مگر حضرت عیسیٰ قیامت تک زندہ ہیں۔ تو وہ لوگ (عیسائی) اہل اسلام پر سوار ہو گئے۔ اور ہزارہا سادہ لوحوں کو انہوں نے اپنی باتوں سے گمراہ کیا۔ اور ان بے تمیزوں نے یہ نہیں سمجھا کہ انبیاء تو سب زندہ ہیں۔ مردہ تو ان میں سے کوئی بھی نہیں۔ معراج کی رات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کسی کی لاش نظر نہ آئی۔ سب زندہ ہیں۔ دیکھئے اللہ جلشانہ اپنے نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کی قرآن کریم میں خبر دیتا ہے۔ اور فرماتا ہے۔

فلا تکن فی مریۃ من لقائہ

(پس اس کی (موسیٰ) کی ملاقات سے شک میں نہ ہو۔) اور خود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہونے کے بعد اپنا زندہ ہو جانا اور آسمان پر اٹھائے جانا اور رفیق اعلیٰ کو جا ملنا بیان فرماتے ہیں۔ پھر حضرت مسیح کی زندگی میں کونسی انوکھی بات ہے۔ جو دوسروں میں نہیں معراج کی رات میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام نبیوں کو برابر زندہ پایا۔ اور حضرت عیسیٰ کو حضرت یحییٰ کے ساتھ بیٹھا ہوا دیکھا"

(تبلیغ رسالت جلد ۲ صفحہ ۱۳۹)

اس حوالہ سے صاف ثابت ہو گیا کہ

الف۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی کی خبر قرآن مجید کی آیت کی طرف اشارہ تھا۔

ب۔ آپ کے نزدیک حضرت موسیٰ علیہ السلام کی زندگی دیگر انبیاء سے کوئی انوکھی زندگی نہیں۔ بلکہ اس زندگی میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی جن کی وفات آپ کے نزدیک ایک ثابت شدہ حقیقت ہے ویسے ہی شریک ہیں جس طرح دوسرے انبیاء۔

(ج) حضرت اقدس کے نزدیک انبیاءؑ کو یہ زندگی بعد وفات ملا کرتی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی جو زندگی ملی تھی۔ وہ بھی بعد وفات تھی۔ پس نورالحق کے مذکورہ حوالہ کو اگر اس حوالہ کی روشنی میں دیکھا جائے۔ تو کوئی اعتراض وارد نہیں ہوتا۔

کتنی منزل دراز ہے مت پوچھ

سوز ہے دل کہ ساز ہے مت پوچھ
یہ محبت کا راز ہے مت پوچھ

نوحۂ دلنواز میں میرے
کون نغمہ طراز ہے مت پوچھ

میرے ہنگامہ دمادم میں
کس کی آواز ناز ہے مت پوچھ

دم میں جب تک کہ دم ہے چلتا جا
کتنی منزل دراز ہے مت پوچھ

رقص میں کہکشاں ہے کیوں تنویر
کیوں قمر برق تاز ہے مت پوچھ

تنویر

روزہ کی فلاسفی

(از جناب مولوی قمرالدین صاحب مولوی فاضل)

قرآن کریم میں روزہ کی حکمت اور فلاسفی لعلکم تتقون فرما کر بیان کی گئی ہے۔ یعنی خدا فرماتا ہے۔ کہ ہم نے روزے اس لئے فرض کئے ہیں۔ تاکہ تمہارے اندر تقویٰ اور پرہیزگاری کی صورت قائم ہو جائے۔

ظاہر ہے کہ جو شخص خدا کے حکم کے ماتحت روزہ رکھتا ہے۔ وہ اپنے مولا اور آقا کو راضی کرنے کے لئے حلال چیزوں کو بھی چھوڑ دیتا ہے۔ نہ کھانا کھاتا ہے نہ پانی پیتا ہے۔ اور نہ اپنی بیوی کے پاس جاتا ہے۔ حالانکہ کھانا پینا اور بیوی کے پاس جانا ایسے فعل ہیں۔ کہ ان دونوں پر انسان کی بقاء شخصی اور بقاء نوعی موقوف ہے۔ مگر مومن اپنے خدا کی خوشنودی کے لئے دونوں کو چھوڑ دیتا ہے۔ اور اس طرح اس بات کا ثبوت بہم پہنچاتا ہے۔ کہ اگر کسی وقت اسے خدا کی خاطر اپنی عزیز جان اور عزیز اولاد بھی قربان کرنی پڑے گی۔ تو وہ اس سے دریغ نہ کریگا۔

اس کے علاوہ مومن بندہ بھوکا۔ پیاسا رہ کر خدا سے مشابہت پیدا کرتا ہے حالانکہ خدا وہ ہستی ہے۔ کہ اسے کھانے پینے کی احتیاج نہیں۔ کیونکہ اسکی ذات اللہ الصمد کی مصداق ہے۔ کہ سب دنیا اس کی محتاج ہے۔ مگر وہ کسی کا محتاج نہیں۔ نہ اسے کھانے کی ضرورت ہے۔ اور نہ پینے کی۔ مگر بندہ باوجود احتیاج اکل و شرب کے کھانے پینے کو ترک کر دیتا ہے۔ تو خدا خوش ہوتا ہے۔ اور فرماتا ہے۔ الصوم لی و انا اجزی بہ۔ الحدیث۔ کہ روزہ تو خاص میرا وصف ہے مگر بندہ باوجود محتاج ہونے کے جو اس وصف میں میرے ساتھ مشابہت اختیار کرتا ہے۔ تو اسکی جزا میں دوں گا۔ اور وہ جزا خود اللہ تعالےٰ کی ذات ہے۔ گویا ایسے مومن خالص کو خدا مل جائیگا۔

اور اسکی رضامندی اسے حاصل ہو گی۔ اور یہی مقصود اعظم مومن کا ہے اس حکمت اور فلاسفی کو نہ سمجھتے ہوئے بعض لوگ روزہ تو رکھ لیتے ہیں۔ اور کھاتے پیتے بھی نہیں۔ مگر پرہیزگاری اور تقویٰ شعاری کے خلاف کام کرتے ہیں۔ اور روزہ کی حالت میں نہ انہیں حلال و حرام میں امتیاز ہوتا ہے اور نہ سچ اور جھوٹ میں وہ فرق کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:۔ من لم یدع قول الزور والعمل بہ فلیس للہ حاجۃ فی ان یدع طعامہ وشرابہ رواہ البخاری" (مشکوٰۃ صفحہ ۱۶۸) کہ جو شخص روزہ رکھ کر جھوٹ اور جھوٹی کارروائیوں سے باز نہیں آتا۔ اور جھوٹ اور فریب کو نہیں چھوڑتا۔ پس ایسے شخص کے بھوکا پیاسا رہنے سے اللہ کو کوئی سروکار نہیں۔

ایک دوسری حدیث میں ہے۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ رضہ سے دریافت فرمایا۔ کہ آپ مفلس کسے کہتے ہیں۔ صحابہ رضہ نے عرض کیا کہ جس کے پاس روپے۔ پیسے اور سامان نہ ہو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔ کہ میری امت میں مفلس وہ ہے۔ من یاتی یوم القیامۃ بصلوٰۃ وصیام وزکوٰۃ یاتی قد شتم ھذا وقذف ھذا واکل مال ھذا وسفک دم ھذا وضرب ھذا فیعطی ھذا من حسناتہ وھذا من حسناتہ فان فنیت حسناتہ قبل ان یقضی ما علیہ اخذ من خطایاھم فطرحت علیہ ثم طرح فی النار رواہ مسلم (مشکوٰۃ باب الظلم صفحہ ۴۲۷) کہ جو قیامت کے دن آئیگا۔ وہ نمازی بھی ہوگا۔ روزہ دار بھی ہوگا۔ اور زکوٰۃ بھی ادا کرتا ہوگا۔ مگر ان نیک کاموں کے ساتھ دوسرے بڑے کام بھی کرتا ہوگا۔ کسی کو گالی دی ہوگی۔ کسی کو تہمت لگائی ہوگی۔ کسی کا مال کھایا ہوگا۔ اور کسی کا خون کیا ہوگا۔ اور کسی کو مارا ہوگا۔ (تو قیامت کے دن خدا یوں فیصلہ فرمائیگا) کہ نمازی اور روزہ دار کی نیکیاں ان لوگوں کو دے دی جائیں گی۔ جن کو گالی گلوچ یا تہمت لگائی ہوگی۔ اگر نیکیاں ختم ہو جائیں گی۔ اور حساب بے باق نہ ہوگا۔ تو دوسروں کی برائیاں لیکر اس پر ڈال دی جائیں گی۔ پھر اسے جہنم اور آگ میں ڈال دیا جائیگا۔

اس حدیث سے ظاہر ہے۔ کہ نماز یا روزہ رکھ کر ان احکام کی حکمت اور فلاسفی نہ سمجھ کر الٹے کام کرنا جو خدا رسول کی ناراضگی کا موجب ہوں۔ انسان کو جہنم میں لے جانے کا موجب ہوں گے۔ اور یہ حدیث گویا بڑی عبرت کی جگہ ہے۔ کہ ایک نمازی اور روزہ دار اور زکوٰۃ دینے والا بھی جہنم میں جا سکتا ہے۔ پس اسلامی احکام کی بجا آوری انکی حکمت اور فلاسفی سمجھتے ہوئے ہونی چاہیئے۔ اور ان کی غرض و غایت کو اپنے اندر پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"ظاہری نماز روزہ کے ساتھ اخلاص اور صدق نہ ہو۔ تو کوئی خوبی اپنے اندر نہیں رکھتا جوگی اور سنیاسی بھی اپنی جگہ بڑی بڑی ریاضتیں کرتے ہیں۔ اکثر دیکھا جاتا ہے۔ کہ ان میں سے بعض اپنے ہاتھ تک سکھا دیتے ہیں۔ اور بڑی بڑی مشقتیں اٹھاتے اور اپنے آپ کو مشکلات اور مصائب میں ڈالتے ہیں۔ لیکن یہ تکالیف ان کو کوئی نور نہیں بخشتیں۔ اور نہ کوئی سکینت اور اطمینان ان کو ملتا ہے۔ بلکہ اندرونی حالت ان کی خراب ہوتی ہے۔ وہ بدنی ریاضت کرتے ہیں۔ جس کو اندر سے کم تعلق ہوتا ہے۔ اور کوئی اثر انکی روحانیت پر نہیں پڑتا۔ اسی لئے قرآن شریف میں اللہ تعالےٰ نے یہ فرمایا۔ لن ینال اللہ لحومھا ولا دماءھا ولکن ینالہ التقویٰ منکم یعنی اللہ تعالیٰ کو تمہاری قربانیوں کا گوشت اور خون نہیں پہنچتا۔ بلکہ تقویٰ پہنچتا ہے۔ حقیقت میں خدا تعالےٰ پوست کو پسند نہیں کرتا۔ بلکہ وہ مغز چاہتا ہے۔" (ملفوظات)

پس روزہ کی حکمت اور فلاسفی تو پرہیزگاری اور تقویٰ شعاری ہے۔ اور مبارک ہے وہ جس نے اس حقیقت کو سمجھ لیا۔ اور اس کے مطابق عمل کیا۔

خدام الاحمدیہ سے خطاب

(اقتباس از تقریر سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بر موقعہ سالانہ اجتماع ۱۳ اکتوبر ۱۹۴۵ء)

"خدام الاحمدیہ کا یہ فرض ہے۔ کہ نوجوانوں کی صحت کی طرف جلد توجہ کریں۔ اور ان کے لئے ایسے کام تجویز کریں۔ جو محنت کشی کے ہوں۔ اور جن کے کرنے سے ان کی ورزش ہو۔ اور جسم میں طاقت پیدا ہو۔ مثلاً جماعت میں جتنے پیشہ ور ہیں۔ ان سے کہا جائے کہ وہ خدام کو بائیسکل کھولنا اور جوڑنا یا موٹر کی مرمت کا کام یا موٹر ڈرائیونگ سکھا دیں۔ یہ کام ایسے ہیں کہ ان میں انسان کی صحت بھی ترقی کرتی ہے۔ اور انسان ان کو بطور Hobby ہابی کے سیکھ سکتا ہے۔ اور اگر اسے شوق ہو۔ تو اس میں بہت حد تک ترقی بھی کر سکتا ہے.....

..... پس کوئی وجہ نہیں کہ اگر ہماری جماعت ان کاموں میں ترقی کرنے کی کوشش کرے۔ تو وہ دوسری جماعتوں سے پیچھے رہ جائے.....

...... پس ہمارے خدام کو مغیزی کی طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے۔ اللہ تعالےٰ نے آج کل مشینوں میں برکت دی ہے۔ جو شخص مشینوں پر کام کرنا جانتا ہو۔ وہ کسی جگہ بھی چلا جائے۔ اپنے لئے عمدہ گذارہ پیدا کر سکتا ہے۔ آج کل تمام قسم کے فوائد مشینوں سے وابستہ ہیں۔ اور جتنا مشینوں سے آجکل کوئی قوم دور ہوگی۔ اتنی ہی وہ ترقیات میں پیچھے رہ جائیگی۔ اس طرح اگر خدام لوہار۔ ترکھان۔ بھٹی اور دھونکنی کا کام سیکھیں تو ان کی ورزش کی ورزش بھی ہوتی رہے گی۔ اور پیشہ کا پیشہ بھی ہے۔

.... پس ہمارے خدام کو یہ ذہنیت اپنے اندر پیدا کرنی چاہیئے۔ کہ یہ مشینوں کا زمانہ ہے۔ اور آئندہ زندگی میں وہ مشینوں پر کام کریں گے۔ اگر کارخانوں میں کام نہ کر سکو۔ تو ابتدا میں لڑکوں میں ان کھیلوں کا ہی رواج ڈالو۔ جنہیں لوہے کے پرزوں سے مشین بنانی سکھائی جاتی ہے۔ مثلاً لوہے کے ٹکڑے ملا کر چھوٹے چھوٹے پل بناتے ہیں۔ بنگھوڑے ریلیں اور اسی قسم کی بعض اور چیزیں تیار کی جاتی ہیں۔

اِنّی مُھِینٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ اِنّی مُعِینٌ مَنْ اَرَادَ اِعَانَتَکَ

از محمد حسین صاحب نرائن گنج ضلع ڈھاکہ

اللہ تبارک تعالےٰ کی طرف سے نرائن گنج میں نشانات کا ظہور ہونا شروع ہو گیا ہے اس لئے ہم مکمل رپورٹ حضور کی خدمت اقدس میں نہیں دے سکتے تھے۔ اب جبکہ وہ خود مظالم کا شکار بن رہے ہیں تو مناسب سمجھا کہ اب رپورٹ مکمل کر دی جائے ......

وہ نرائن گنج جو کہ آج سے قبل دو ماہ احمدیوں کے لئے ایک جہنم کا شہر بنا ہوا تھا۔ جس کے ہر ایک محلہ میں احمدی مخالفین کا تختہ مشق بنے ہوئے تھے۔ صرف ایک محلہ میں ہی اللہ تبارک کے نشانات کے ظہور نے تمام مخالفین کے دلوں پر پانی پھیر دیا۔ نرائن گنج محلہ ڈاؤگ میں منشی عبدالخالق صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ قیام فرماتے تھے۔ تا حال ان کا گھر ہی انجمن اور دارالتبلیغ بنا ہوا ہے۔ اس محلہ میں سب سے بڑھ کر مخالفت میں حصہ لینے والے پانچ اشخاص تھے۔ پہلا منصور علی سردار محلہ۔ دوسرا قاری عبدالغفور صاحب امام مسجد ڈاؤگ۔ تیسرا۔ منشی واحد بخش صاحب چوتھا عبدالعزیز۔ پانچواں سلطان شاہ صاحب اور دیگر تمام غیر احمدی ان کے اشاروں پر چلتے تھے۔ جھگڑا زیادہ اس بات سے پیدا ہوا۔ ہماری جماعت احمدیہ نرائن گنج میں ایک کھلے مقام پر جلسہ کرکے جس میں مکرم جناب پراونشل بنگال امیر صاحب۔ امیر صاحب جماعت احمدیہ برہمن بڑیہ۔ اور مولوی محب اللہ صاحب۔ بحر زمی مولوی محمد حنیف صاحب قریشی نے احمدیت کے حالات پر روشنی ڈالی۔ دوران جلسہ میں بھی کچھ پتھروں کی آمد ہوئی۔ لیکن بہت کم۔ آخر اسی رات تقریباً رات کے دو بجے زبردست پتھر مکان پر پھینکے گئے۔ قریشی محمد حنیف صاحب سائیکلسٹ اور امیر صاحب پراونشل بنگال اور برہمن بڑیہ کے مکان کے اندر تھے۔ کچھ نقصان نہ ہوا۔ صبح جناب امیر صاحب نے ایس ڈی۔ او صاحب کے پاس جا کر واقعہ بتایا۔ اس نے تسلی دی۔ امیر صاحب

دوسرے روز نرائن گنج سے تشریف لے گئے بعد میں تبلیغ بھی شروع ہوئی۔ اور مخالفت نے بھی سر اٹھایا۔ اور ہر مسجد میں احمدیت کے خلاف یریدون لیطفؤا نور اللہ کے مطابق پروپیگنڈا شروع ہوا۔ ایک دن فیصلہ ہوا کہ تمام احمدیوں کو گھسیٹ کر مسجد میں حاضر کیا جائے۔ اور توبہ کرا دی جائے تاکہ آئندہ یہ بیماری نہ پھیلے۔ ان کے نزدیک تو واقعی بیماری تھی۔ مولوی کی آمدن رک گئی۔ احمدیت بڑی سرعت سے پھیلنی شروع ہوئی۔ لہٰذہ ایک دو احمدیت میں داخل ہونے شروع ہوئے۔ مولوی کی آنکھیں پھرا گئیں۔ اس کے دل میں خیال گذرا کہ اگر ان کا تدارک نہ کیا گیا۔ تو یہ لوگ بہت جلد اپنے مقاصد میں کامیاب ہو جائیں گے۔ وہ نامعقول یہ نہ جانتے تھے کہ اللہ تبارک تعالیٰ کا لگایا ہوا پودا ہے۔ اس کو ہم نہیں ہلا سکیں گے۔ لیکن کوشش شروع کی کہ کسی طرح یہ لوگ تبلیغ سے باز آجائیں۔ قرار دیا گیا۔ کہ تقریباً پچاس آدمی جا دیں منشی عبدالخالق صاحب کے مکان میں جتنی لوٹ پھوٹ ہے سب لے آویں تاکہ ان کے بزرگوں کی بے عزتی کی جائے۔ اسی ذریعہ سے وہ لوگ باز آجائیں گے۔ آخر وہ بعد پروپیگنڈا منشی صاحب کے مکان پر گئے۔ خوب ٹوٹ مار نے جا رہے تھے۔ لیکن منشی صاحب نے بہت کوشش سے ان کو سمجھا کر واپس کیا۔ مولوی صاحب کا دل تو ٹھنڈا ہونا نہ تھا۔ دلائل سے عاجز آ گیا تھا۔ کسی احمدی کے سامنے بات کرنے سے جی چراتا تھا۔ اس کا یہی ہتھیار تھا۔ کہ لوگوں کے پاس جھوٹی باتیں بیان کرکے بہانے بر خلاف آگ بھڑکائی جائے۔ سو ایسے ہی ہوا۔ قتل کی دھمکیاں۔ مکان پر پتھر۔ ہر احمدی کو نقصان۔ مکانات کو نقصان۔ جلانے کی تیاریاں۔ مختصر یہ کہ ہر ذریعہ سے ان لوگوں نے تیاری کی۔ جمعہ کے روز جمعہ کے وقت لوگوں نے آکر انجمن میں پتھر پھینکے۔ لیکن

صبر سے کام لیا گیا۔ بعد جمعہ حکومت کی طرف توجہ کی۔ امیر صاحب تو رپورٹ ایس ڈی او کے پاس دے گئے تھے۔ ایس ڈی او صاحب کو مزید یاد دہانی کرائی۔ تو اس نے انسپکٹر صاحب پولیس کو برائے تحقیقات لکھا۔ انسپکٹر پولیس گیا۔ لیکن مخالفین کی طرف سے تمام شہر۔ ادھر چند احمدی وہ بھی غریب طبقہ کے کون سنتا ہے۔ وہ لوگ آجکل کے رواج کے مطابق جب تک کسی کی جیب گرم نہ کی جائے۔ تشریف لانے سے ہی عاری ہوتے ہیں لیکن ہم تو اس بات کے برخلاف تھے۔ کسی کو روپیہ دینا منع خیال کرتے تھے۔ اس لئے ہم حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کی ذات مبارک کو اطلاع اور دعا کی درخواستیں کرتے رہے۔ اور ہم تمام جماعت نے اپنا رخ الٰہی گورنمنٹ کی طرف پھیر دیا۔ اور وقت کا انتظار کرنے لگے۔ آخر ایک دن محلہ ڈاؤگ میں ایک معمولی سی لڑائی ہوئی۔ جو کہ بہت طول پکڑ گئی۔ ایک فریق کو محلہ کے سردار نے کہا کہ پرواہ نہ کرو۔ مار دو۔ لیکن وہ دونوں فریق غیر احمدی تھے۔ محلہ کے سردار کے فرمان کے مطابق دوبارہ لڑائی کا مشورہ ہوا۔ یہانتک کہ مخالف پارٹی ایک دوسرے کے ہاتھوں زخمی ہو گئی۔ پولیس موقع پر گئی۔ سردار محلہ کے متعلق علم ہوا جس کا نام منصور تھا۔ اچھی طرح اس کی خاطر گالی گلوچ اور ہر رنگ سے کی گئی۔ جس کو کہ سارا شہر جانتا ہے۔ آخر قرار پایا کہ اس سردار کی ہم کوئی بات نہیں مانیں گے۔ اس نے خواہ مخواہ ہم میں فساد کی بنیاد ڈالی ہے۔ ہم اس کو سرداری سے معزول کرتے ہیں ہم کو ایسے سردار کی ضرورت نہیں۔ احمدیوں کے ساتھ مشورہ ہوا ہمارے پریذیڈنٹ صاحب نے اس کے مخالف ووٹ دئیے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ وہ سردار محلہ جو احمدیوں کو مظالم کا نشانہ بنانا چاہتا تھا۔ خود ذلت اور رسوائی کی حالت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت اپنے اوپر واضح کرتا ہوا سرداری سے معزول ہوا۔ قرار پایا کہ آئندہ ایسے سردار کو کسی کمیٹی میں نہ بلایا جائے۔ الحمد للہ!

اس سردار کے ذریعہ اِنّی مُھِینٌ مَنْ اَرَادَ اِھَانَتَکَ کا الہام پورا ہوا۔ دوسرے

نمبر پہ قاری عبدالغفور صاحب جو کہ مفت کے مفتی اعظم بنے بیٹھے تھے۔ جن کو یہ بھی علم نہ تھا۔ کہ اللہ تعالےٰ کی صفت ہے یعلم ما تبدون وما تکتمون۔ ان اللہ علیمٌ بذات الصدور۔ جو کہ چھپی اور ظاہر باتوں کو جاننے والا ہے۔ اس کے ساتھ ہم دھوکہ کریں۔ وہ یہ کہ جس مسجد میں وہ امامت کرواتے ہیں وہاں عرصہ تیس سال سے متعین تھے۔ اب اس محلہ کے احمدیوں کی شادی کے اخراجات جو مولویوں کا ذریعہ ہوتے ہیں بند کر دئیے گئے۔ احمدیوں کے نکاح مفت میں ہونے لگے۔ جبکہ مولوی کو نکاح کی اجرت پانچ دس روپیہ دی جاتی تھی اس کو دیکھ کر آگ لگ گئی۔ لیکن اندر ہی اندر جلتا گیا۔ آخر بخار نکالنے کے لئے سردار محلہ مذکورہ بالا کے ساتھ مشورہ کرکے مخالفت کے لئے سر اٹھایا۔ ناجائز فتوے۔ قتل کی دھمکیاں۔ مکانوں کا جلانا۔ اور ہر احمدی کو نقصان دینا اپنا مقصد اول قرار دینے لگے۔ یہانتک کہ اللہ تعالےٰ نے آ پکڑا۔ اس کے گھر کو آگ لگ گئی۔ گھر کے چراغ سے کے مصداق ہوئے۔ جو مکان مسجد کے ساتھ امام کے لئے بنایا ہوا تھا اندرونی طور پر اس پر قابض ہونے کے لئے کمیٹی صدر میں اپنے نام پر مکان کا ٹیکس ادا کرتے رہے۔ یہانتک کہ محلہ کے دوسرے لوگوں کو علم ہوا کہ مولوی تو مکان پر اپنا قبضہ کرنا چاہتا ہے۔ تحقیقات پر معلوم ہوا۔ مولوی کے پیچھے نماز پڑھنا ممنوع قرار دیا گیا۔ آخر پولیس بھی احمدیوں کی طرف سے برائے تحقیق پہنچی۔ مولوی صاحب کی پیشی ہوئی۔ لا الہ الا اللہ پڑھ کر مولوی ایک دم جھوٹ بول گیا۔ کہ میں نے کسی احمدی کے خلاف آواز نہیں اٹھائی۔ خیر اس کی خاطر جیسے پولیس کیا کرتی ہے۔ کی۔ بعد محلہ کی طرف سے جو اس کی درگت ہوئی۔ وہ خوب جیتا ہے۔ ادھر سردار کی معزولی کا اعلان ہوا۔ ادھر مولوی کی امامت کے تختے بھی اکھڑنے شروع ہوئے۔ نہایت کوشش کے باوجود بھی نہ رک سکے۔ آخر مسجد سے علیحدگی کا سارٹیفکیٹ لے کر اپنی نامعقولی کا ثبوت دیا۔ اور حضرت

مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے
وجود پذیر ہوا کرتا ہوا مسجد کو خیر باد کہہ کر کسی اور مسجد کی تلاش میں نکل گیا۔
محمد حنیف جو کہ قاری صاحب اور سردار محلہ کی انگیخت پر منشی عبد الخالق کے مکان پر حملہ کرنا اور زبردستی سے فوٹو اتار کر بزرگان سلسلہ کی ہتک کرنا اپنا مقصد اول قرار دیتا تھا۔ پولیس نے دو مجرم اُس کے سپرد کئے۔ کہ آپ ان کی حنیف منٹ نگرانی کریں۔ جو مجرم ان کے اپنے ہی تھے۔ لیکن بجائے نگرانی کرنے کے اس نے اُن کو بھگا دیا۔ جس کی پاداش میں پولیس نے محمد حنیف صاحب کو ہتھکڑی لگا کر بغیر ضمانت جیل میں پہنچا دیا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام اِنّی مُھِینٌ مَن اَرَادَ اِھَانَتَکَ پورا ہوا۔ ایسے ہی عبد العزیز نامی ایک شخص ہمارے ایک دوست احمد علی صاحب کے پاس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ہتک کی۔ چند دنوں میں نوجوانی کی صورت میں دونوں آنکھوں سے اندھا ہو کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت کا ثبوت دیا۔ آخر میں سردار مذکور بہ محلہ ڈلوگ مع اُس کے لڑکے مکرمی جناب منشی عبد الخالق صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور اپنے جرائم کی تلافی چاہی۔ آئندہ اپنے گناہوں سے معافی مانگتے ہوئے دعا کی درخواستیں کر رہے ہیں۔ ہم اللہ کریم کی بارگاہ میں پرزور درخواست کرتے ہیں اے اللہ تو اپنے فضل اور رحم سے ساتھ تمام دنیا کو احمدیت کی تعلیم سے نواز کر۔ اپنے افضال کی بارشیں برسے تاہم پیاسی روحیں اس روحانی پانی سے حصہ لیکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت اور اللہ تبارک کی عزت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عزت دنیا میں قائم کرنے کیلئے ہمارے ساتھ شامل ہو کر اللہ تعالیٰ اسکے انعامات کی وارث ہوسکیں۔ جن کا وعدہ اللہ کریم نے دیا ہے رہنے۔

حضرت مولٰنا سید محمد سرور شاہ صاحب مرحوم کی یادیں

(خاکسار عبد السبوح مولوی فاضل از ایبٹ آباد)

حضرت مولٰنا سید محمد سرور شاہ صاحب سلسلہ کی جماعت کے بزرگ ترین رکن اور ہر شخص کے ہمدرد و خیر خواہ تھے۔ آپ کو ضلع ہزارہ سے خاص انس تھا۔ اس لئے کہ آپ ضلع ہزارہ کے رہنے والے تھے۔ ازراہ شفقت جلسہ سالانہ کے موقعہ پر آپ جماعت ہزارہ کے کمرے میں ضرور تشریف لاتے اور حلقہ خادمان میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے اور محبت بھرے الفاظ میں نصائح فرما کر ہم خادموں کی روحانی غذا سے تواضع فرماتے تھے۔ جلسہ پر حضرت امامنا المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود سے شرف ملاقات کے وقت آپ کا شفقت آمیز الفاظ میں تعارف کراتے ہوئے حضور کی توجہ خاص کو مبذول کرنا ہمارے قلوب کو خاص سرور بخشتا تھا۔ آج اس مقدس ہستی کی جدائی نے ہمارے قلوب پر حسرت کا جانکاہ اثر چھوڑا ہوا ہے۔ مقدس وجود ہمارے لئے مایۂ صد ناز تھا۔ جو ہم سے رخصت ہو گیا ؎

ہزار قافلہ دیوانہ وار دیدہ گذشت
ولے کہ دید بہ انداز محرمانہ گذشت

حضرت مولٰنا شاہ صاحب مرحوم مغفور میرے خاندان کے بزرگان رفتگان کے شاگرد اور میرے دادا خویم مولوی عبد القدوس صاحب مرحوم کے استاد تھے۔ اس تعلق کے باعث آپ کو ہم لوگوں کے ساتھ خاص محبت تھی۔

حضرت مولانا شاہ صاحب مرحوم و مغفور کی زندگی کے حالات مختصراً قبل ازیں اخبار میں شائع ہو چکے ہیں۔ سلسلہ احمدیہ میں داخل ہونے سے پہلے جب آپ جامع مسجد ایبٹ آباد میں امام و خطیب تھے۔ اس وقت آپ کا سلسلہ عقیدت پیر صاحب موضع چھوہر تحصیل ہری پور ہزارہ سے تھا۔ احمدیت کے سخت مخالف تھے۔ لیکن لٹریچر احمدیت آپ کی نگاہ سے ابھی نہیں گذرا تھا۔ فاضل اجل اور قوم سادات سے ہونے کے باعث ضلع ہزارہ میں آپ کو بہت شہرت اور عزت حاصل تھی۔ ایک دفعہ مولٰنا موصوف کے قریبی رشتہ دار سید مولا شاہ صاحب ساکن داتہ اپنی بیماری کے علاج کے واسطے ہری پور قیام پذیر ہوئے مولوی محمد یٰسین صاحب داتوی بھی ان کی خدمت میں ہری پور ٹھہرے ہوئے تھے۔ حضرت مولٰنا شاہ صاحب مرحوم کی بغرض عیادت ہری پور آمد و رفت تھی۔ اسی دوران میں مولوی محمد یٰسین صاحب نے آپ کو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب ازالہ اوہام اس غرض کو پیش کرتے ہوئے برائے مطالعہ دی۔ کہ اس کتاب کا جواب لکھا جائے۔ چنانچہ آپ نے اسی خیال سے کتاب کا مطالعہ شروع کیا۔ لیکن کتاب نے بجائے تردید کے خیال کے اس پاک سیرت انسان کے دل میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا عشق پیدا کر دیا۔ چنانچہ آپ نے اپنے پیر صاحب سے بھی حضرت اقدس کے دعوے و دلائل کا ذکر کیا۔ اور وہاں سے بھی اپنے عشق کی بنیاد کو محکم اور حق بجانب پایا۔ آخر جب آپ کے عشق کی مخفی چنگاری معرض ظہور میں بڑھتی گئی تو آپ کے پیر صاحب نے نصیحۃً آپ کو احمدی ظاہر ہونے سے اس بناء پر روکا۔ کہ مخلوق کی مخالفت کا مقابلہ مشکل ہے۔ پیر صاحب کا یہ فقرہ آپ کے لئے آخری الوداعی کلام ثابت ہوا۔ جس نے پیری مریدی کے تعلق کو طشت از بام کر دیا۔ اور یہ نورانی وجود دنیاوی عزو جاہ پر لات مارتے ہوئے اور فرحوا بما عندھم من العلم کی سد سکندری کو پاش پاش کرتے ہوئے اپنے پیارے محبوب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی غلامی کا شرف حاصل کرنے کی خاطر اپنے تلامذہ و معتقدین کی نگاہوں سے اوجھل ہو گیا۔ اور اب عالم ثانی میں اپنے اسی محبوب کے حضور تحفۂ اسلام پیش کرنے کی خاطر ہمیں داغ مفارقت دے گیا۔ اللھم نوّر مرقدہ و افرغ صبراً علٰی من فقدہ۔ و ارفع درجتہ و ادخلہ فی جنّات النعیم آمین

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ کا ذکرِ خیر

مروّت کا خوشکن مظاہرہ

چوہدری محمد اکبر علی صاحب لکھتے ہیں کہ ۱۹۳۴ء کا واقعہ ہے۔ کہ بندہ حافظ آباد میں تھا۔ اور حضرت میر صاحب گوجرانوالہ میں سول سرجن تھے۔ میرا ایک دوست راجہ خان پولیس کانسٹیبل گوجرانوالہ میں لگا ہوا تھا۔ اتفاقاً اُس نے مجھے بلا بھیجا۔ گوجرانوالہ میں جا کر معلوم ہوا کہ وہ ہسپتال میں بیمار پڑا ہے۔ بندہ وہاں گیا۔ تو دیکھا کہ وہ سخت بیمار ہے۔ اُس نے کہا کہ آپ بھی احمدی ہیں۔ اور ہمارے سول سرجن بھی احمدی ہیں۔ رخصت درکار ہے۔ اب میں گھبرا گیا کہ میر صاحب میرے واقف نہیں اور ایک اعلیٰ عہدہ پر ہیں شاید ملاقات بھی نہ ہو۔ بندہ میر صاحب رضی اللہ عنہ کی کوٹھی پر گیا۔ اور اندر رقعہ بھیجا۔ بہت ہی جلد خود میر صاحب تشریف لائے نام دریافت کر کے فرمانے لگے کیا آپ شام کا کھانا کھائیں گے۔ میں نے نفی میں جواب دیا۔ پھر فرمایا کہ آپ نے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت میں ایک بدر کامل چودھویں کا چاند تحریر فرمایا ہے میرے خیال میں وہ اس وقت مطالعہ کر کے ہی نکلے تھے۔ میری ہاں پر آپ مجھ سے بغلگیر ہوئے۔ اور اس قدر خوش ہوئے کہ گویا کوئی خزانہ ہاتھ لگ گیا ہے اور اسی وقت ہسپتال میں تشریف لے گئے اور بیمار سپاہی کو دس یوم کی رخصت منظور کرا دی آپ صحیح رنگ میں احمدیت کے سچے عاشق تھے۔ محمد اکبر علی عارف

انڈو افریقن لیٹین کمپنی کے حصص

احباب کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جن احباب نے اس کمپنی میں حصہ لیا ہے اور روپیہ بھجوائے ہیں اور فارم بھی پُر کر کے بھجوائے ہیں۔ اُن کو رسیدات بھجوائی جا رہی ہیں:۔
نیز صرف اس وجہ سے ہوئی ہے۔ کہ مینیجر صاحب کمپنی ہذا اسکے اہم کام کے سلسلہ میں کراچی تشریف لے گئے ہیں اور رسیدات پر اُن کے دستخط ہونے لازمی ہیں۔ اسلئے رسیدات کے بھجوانے میں کچھ تاخیر ہو گئی تھی۔

[illegible]

دارالشیوخ کے معاونین

ماہ جولائی ۱۹۴۷ء میں جن احباب نے دارالشیوخ کی امداد فرمائی۔ ان کے اسماء گرامی معہ شکریہ درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزاء خیر عطا فرمادے۔ آمین
خاکسار۔ سکرٹری دارالشیوخ کمیٹی

شیخ محمد حسین صاحب دارالعلوم -/-/۱
مرزا برکت علی صاحب -/-/۱
غلام فاطمہ صاحبہ مسجد فضل ایک مرغی معہ ۸/ نقد
چوہدری علی احمد صاحب ٹھیکیدار لکڑی ایک راس بکرا
محمد حسین صاحب آف کلکتہ دارالعلوم مفلر ۱۵ عدد
شیخ اللہ بخش صاحب دارالرحمت گوشت بکرا سالم معہ کھال
نور احمد صاحب دوکاندار دارالفضل ایک راس بکرا
سیٹھ محمد صدیق صاحب آف کلکتہ دارالبرکات آم ۲۵ سیر معہ لسی شیریں
سیٹھ محمد صدیق صاحب دارالرحمت ایک راس چھترا
حکیم محمد عمر صاحب دارالرحمت گوشت بکری ½۹ سیر معہ ۸/ نقد
خلیفہ صلاح الدین صاحب دو عدد دیسی بکرا
احمد دین صاحب مسجد فضل گوشت بکری ۱ سیر آرد گندم ½۲ سیر
ایک صاحب گوشت بکرا ۶ سیر
محمد اکمل صاحب قریشی دارالفتوح ایک راس بکرو ٹی
ایک صاحب چوزہ مرغی ایک عدد
بابو احمد دین صاحب لحم البقر دو سیر
شیخ نذیر احمد صاحب ٹھیکیدار کو ۰ مری ۲۰/۰/۰ صدقہ بکرا
ڈاکٹر محمد رمضان صاحب یول کیمپ ۲/۸/- فدیہ رمضان
ایک صاحب -/-/۱
بذریعہ برکت علی صاحب قصاب گوشت بکری ۶ سیر معہ ۸/ نقد
بذریعہ غلام حسین صاحب کارکن ضیافت دو راس بکرو ٹے
حافظ عزیز احمد صاحب جنیوٹی دو راس چھترے معہ نقد -/-/۲ قیمت کھالیں۔
چوہدری نور محمد صاحب سٹھیالی -/-/۱۰
مستری عبد الغنی صاحب نلکہ ساز -/-/۲
ملک بشیر احمد صاحب آف امریکہ ۰/-/۱۰
ملک امام دین صاحب سنبھڑیال ۰/-/۶۵
خانصاحب برکت علی خان صاحب جوائنٹ ناظر بیت المال فدیہ رمضان -/-/۱۵

قاضی محمد عبد اللہ صاحب ناظر ضیافت فدیہ رمضان -/-/۶
شیخ عبد الحی صاحب معاون ناظر ضیافت -/-/۱۵
اہلیہ صاحبہ صوبیدار کرم دین صاحب دارالفضل -/-/۱
عبد السلام صاحب سیدوالہ ایک پگڑی معہ -/-/۱
حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ کیپٹن ایس۔ ایس احمد صاحب -/-/۱۵
اہلیہ صاحبہ مرحومہ ماسٹر عبد الرحمٰن صاحب دارالفضل ایک کوٹ
مکرم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب گوشت بکری ½۷ سیر
بیگم صاحبہ بہاء الحق صاحب وکیل الصنعت و حرفت -/-/۲۰
ڈاکٹر احمد دین صاحب ۲۰/-/- برائے صدقہ بکرا
ملک محمد عبد اللہ صاحب گوشت ایک چھترا مہمان خانہ۔
اہلیہ صاحبہ جمعدار شرافت احمد صاحب دارالیسر -/-/۵ ایک ایک قمیص و پاجامہ
عزیز احمد صاحب تعلیم القرآن کلاس -/-/۱
شیخ عبد الرحمٰن صاحب دارالفتوح گوشت بکری ½۶ سیر
عبد العزیز صاحب ستار چوہدری -/-/۱۰
شیخ نقیر محمد صاحب دارالبرکات آرد گندم ۴ سیر لحم البقر ایک سیر
بیگم صاحبہ چوہدری ابو الہاشم خانصاحب مرحوم لحم البقر ۵ سیر
نمائندگان تعلیم القرآن کلاس -/-/۴
محمد ظفر اللہ خانصاحب دارالبرکات فدیہ رمضان -/-/۱۰
میاں نثار احمد صاحب گوشت بکری ۶ سیر
سلیم احمد صاحب دارالرحمت گوشت بکری ۵ سیر
مکرم نواب مبارکہ بیگم صاحبہ صدقہ -/-/۱۰
محمد عبد اللہ صاحب دارالیسر گوشت بکری ½۱ سیر
اہلیہ صاحبہ چوہدری عبد الرحمٰن صاحب دوکاندار -/-/۲
محمد دین صاحب پالی رانچی -/-/۶۷
سیٹھ محمد اعظم صاحب -/-/۴۰
خانصاحب منشی برکت علی صاحب -/-/۱
ایم حفیظ اللہ صاحب بالاکوٹ -/-/۶

خانصاحب منشی فرزند علی صاحب -/-/۳
نذیر احمد صاحب لائلپور -/-/۱
محمد شفیع صاحب عطار قادیان -/-/۵
شیخ عبد الغنی صاحب دھرم کوٹ -/-/۱۰
چوہدری بشارت احمد صاحب افریقہ ۱/۵/۶
ایم رفیع اللہ صاحب فیض آباد -/-/۲
عبد المالک صاحب ایبٹ آباد -/-/۵
سیٹھ محمد صدیق صاحب آف کلکتہ -/-/۵۰
بیگم صاحبہ پیر صلاح الدین صاحب فدیہ -/-/۱۵
غلام احمد صاحب سونگھڑہ -/-/۵
عبد العزیز صاحب بیگم پور -/-/۱
لفٹنٹ جی ایم اقبال صاحب -/-/۱۰

(سکرٹری دارالشیوخ کمیٹی)

تجارتی مخبر

رسالہ تجارتی مخبر شائع ہو گیا ہے اور احباب کو بھجوایا جا چکا ہے اور امید ہے احباب کو مل بھی چکا ہوگا۔ قادیان کے خریدار احباب جن کو رسالہ نہ ملا ہو وہ دفتر ہذا سے آکر خود لے لیں۔

کاغذ کی دقتوں کے پیش نظر رسالہ بہت تھوڑا چھپوایا گیا ہے اسلئے ہمیں افسوس ہے کہ ہم احباب کی خدمت میں نمونتاً کوئی پرچہ نہیں بھجوا سکتے۔ اگر وہ اس کا خریدار بننا چاہتے ہیں۔ تو فوراً -/۱ روپیہ منی آرڈر کر دیں تاکہ ان کے نام خریداروں میں درج کر لئے جائیں۔ رسالہ سہ ماہی ہے (وکیل التجارت)

مقامی محصل کا تقرر

جماعتوں کی طرف سے چندہ عام حصہ آمد اور چندہ جلسہ سالانہ کے حساب میں بمقابلہ بجٹ بہت کم رقوم آ رہی ہیں۔ عہدیداران مال جماعتہا کے مقامی فرائض میں یہ امر شامل ہے۔ کہ وہ مرکزی چندوں کی وصولی کیلئے مناسب تدابیر اختیار کریں کہ ان کی جماعت میں کوئی صاحب ایسے نہ رہ جائیں جن سے اس ماہ کا چندہ مرکزی وصول نہ ہوا ہو۔ اس کے لئے سہل رہ یہی ہے۔ کہ مناسب تعداد میں مناسب اور موزوں محصل مقرر کئے جائیں۔ جو مستعدی سے ہر فرد جماعت کے پاس پہنچ کر ان کے ذمہ کے چندہ کی رقوم ان سے حاصل کریں اور مرکز میں بھجوانے کا انتظام کریں۔
(نظارت بیت المال)

مسٹر گاندھی کا بیان

کلکتہ ۱۱ اگست۔ مسٹر گاندھی نے اپنی پرارتھنائی تقریر میں کہا۔ میرا ارادہ آج نواکھلی روانہ ہو جانے کا تھا۔ لیکن اپنے بعض مسلمان دوستوں کی خواہش پر میں نے مزید چند دن کلکتہ میں ٹھہرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔ میں حکومت کے وزراء سے ملوں گا۔ اور فساد زدہ رقبوں کا دورہ کرنے کی بھی کوشش کروں گا۔ آپ نے کہا کلکتہ میں جو کچھ ہو رہا ہے میرا سر اس کی وجہ سے ندامت سے جھک جاتا ہے۔ میں بلا امتیاز ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں کی خدمت کرتا رہوں گا۔ لیکن اگر دونوں قومیں باہمی دشمنی میں پاگل ہو گئیں۔ اور میری کوشش کامیاب نہ ہو سکی۔ تو میں اپنی زندگی خدا کو سونپ دوں گا۔

پاکستان اور ہندوستان کی مشترکہ ڈیفنس کونسل

گورنر جنرل کے احکام

نئی دہلی ۱۱ جولائی۔ لارڈ ماؤنٹ بیٹن وائسرائے ہند نے انتقال اقتدار کی کارروائی کو بہتر طریق سے سرانجام دینے کے لئے چند نئے احکام جاری کئے ہیں۔ ایک حکم کی رو سے پندرہ اگست کو پاکستان اور ہندوستان کی ایک مشترکہ ڈیفنس کونسل مقرر کر دی جائے گی۔ جو سمندری اور ہوائی بیڑے اور فوج سے تعلق رکھنے والے جملہ امور پر کنٹرول کرے گی۔ یہ کونسل سردست یکم اپریل ۱۹۴۸ء تک قائم کی گئی ہے۔ اگر دونوں حکومتوں کے گورنر جنرل مناسب سمجھیں گے تو بعد میں اس میعاد میں توسیع کر دی گئے

دوسرے حکم کی رو سے ہندوستان کا موجودہ فیڈرل کورٹ ۱۵ اگست کے بعد صرف انڈیا کا فیڈرل کورٹ سمجھا جائے گا۔ البتہ ۱۵ اگست سے قبل کے جو مقدمے کورٹ میں ہوں گے۔ ان کے فیصلے انڈیا اور پاکستان دونوں میں نافذ ہو سکیں گے۔ ایک اور حکم کی رو سے لاہور ہائی کورٹ ۱۵ اگست کے بعد صرف مغربی پنجاب کا ہائی کورٹ بن جائے گا۔ مشرقی پنجاب کے لئے ایک نیا ہائی کورٹ قائم کیا جائے گا۔ جسے وہ تمام اختیارات حاصل ہوں گے جو لاہور ہائی کورٹ کو حاصل ہیں۔ مشرقی پنجاب کے علاوہ دہلی کا علاقہ بھی اس اختیارات میں شامل ہوگا۔ اسی طرح مشرقی بنگال (مسلم) میں بھی نیا ہائی کورٹ قائم کیا جائے گا۔ اور کلکتہ ہائی کورٹ کے اختیارات مغربی بنگال تک محدود ہو جائیں گے۔

انڈونیشیا کی امریکہ سے اپیل

بٹیویا ۱۵ اگست۔ انڈونیشین ری پبلک کے وزیر اعظم ڈاکٹر شریف الدین نے اتحادی تنظیم کے نام ایک پیغام نشر کیا ہے۔ جس میں یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ اتحادی تنظیم کے سامنے انڈونیشیا کے حالات کی وضاحت کرنے کے لئے انڈونیشین حکومت کے ایک وفد کو امریکہ آنے کی اجازت دی جائے۔ آپ نے کہا ہم بہت خوش ہوں گے اگر چین کو بھی اس کمیشن کا ممبر بنا لیا جائے جو تحقیقات کے سلسلے میں اتحادی اقوام کی طرف سے انڈونیشیا آئے گا۔

معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہالینڈ کا ایک وفد بھی امریکہ جا رہا ہے۔

سوشلزم اختیار کرنے کی تلقین

احمد آباد ۱۰ اگست سوشلسٹ لیڈر مسٹر جے پرکاش نرائن نے ایک تقریر میں کانگرس سے اپیل کی کہ وہ سوشلزم اختیار کرے۔ آپ نے اس امر پر زور دیا کہ جس آزادی کے لئے ہندوستانی عوام لڑتے رہے ہیں وہ ابھی نہیں ملی۔ وہ آزادی صرف سوشلزم کے اصولوں کو اپنانے سے ہی مل سکتی ہے۔

سرحد کا نیا گورنر اور عبدالغفار خاں

پشاور ۱۰ اگست۔ سرحد کے کانگرسی لیڈر عبدالغفار خاں نے ایک بیان میں کہا۔ اگر سر جارج کننگھم کو سرحد کا گورنر بنا کر بھیجا گیا تو پٹھان اسے ہرگز پسند نہیں کریں گے پٹھان اپنی آزادی کو برقرار رکھنے کے لئے ہر قسم کی قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔

ریاستیں اور انڈین یونین

نئی دہلی ۱۰ اگست دہلی کے کانگرسی حلقوں کی رائے ہے کہ ریاستوں کو انڈین یونین میں شامل کرنے کے لئے جو شرائط سمجھوتے کے لئے پیش کی جا چکی ہیں ان میں اب کوئی تبدیلی نہیں ہوگی۔ کیونکہ ان کے نزدیک کانگرس نے پہلے ہی ریاستوں کے حقوق کا کافی لحاظ رکھ کر سمجھوتے کی شرائط طے کی ہیں۔

سرحد کے نئے گورنر

لنڈن ۱۰ اگست۔ صوبہ سرحد کے نئے گورنر سر جارج کننگھم آج لنڈن سے روانہ ہو گئے ہیں۔ آپ پہلے کراچی جائیں گے۔ اور وہاں پاکستان کے گورنر جنرل سے ملاقات کرنے کے بعد پشاور روانہ ہو جائیں گے۔

برطانیہ کی اقتصادی مشکلات

لنڈن ۱۱ اگست۔ کل مسٹر اٹیلی وزیر اعظم برطانیہ نے ریڈیو پر ایک تقریر نشر کرتے ہوئے کہا ملک اس وقت جن اقتصادی مشکلات میں سے گذر رہا ہے۔ برطانوی قوم کے ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ انہیں دور کرنے کے سلسلے میں حکومت کا ہاتھ بٹائے۔ آپ نے اقتصادی مشکلات کو دور کرنے کے لئے اپنی سکیم بیان کی۔

تحریک خاکسار کو خلاف قانون قرار دیا گیا

نئی دہلی ۹ اگست۔ چیف کمشنر دہلی نے قانون ترمیم ضابطہ فوجداری کے ماتحت خاکسار تحریک کو ناجائز اور غیر قانونی قرار دے دیا ہے۔ کیونکہ اس تحریک کو امن عامہ کے لئے خطرناک سمجھا گیا ہے۔

ملک کی تقسیم اور مس سروجنی نائیڈو

نئی دہلی ۱۱ اگست مس سروجنی نائیڈو کے اعزاز میں دہلی کی خواتین کی طرف سے ایک دعوت کی گئی تھی۔ مس سروجنی نائیڈو نے اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ملک کی تقسیم کی وجہ سے ہمیں غمگین ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ کیونکہ جلد ہی پاکستان کے باشندے سمجھ لیں گے۔ کہ انہوں نے ہندوستان سے علیحدہ ہو کر غلطی کی ہے۔ دراصل عملی طور پر اب بھی ملک ایک ہی ہے۔ صرف عارضی طور پر جغرافیائی لحاظ سے تقسیم ہو گیا ہے۔

ڈان دہلی سے بھی شائع ہوگا

دہلی ۹ اگست معلوم ہوا ہے کہ مسلم لیگ کے ترجمان روزنامہ ڈان کا ایک پرچہ ۱۵ اگست سے کراچی سے شائع ہونا شروع ہو جائیگا۔ دہلی سے بھی ڈان بدستور شائع ہوتا رہے گا۔

پندرہ (۱۵) اگست اور سرکاری خطابات

نئی دہلی ۹ اگست حکومت ہند کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ ۱۵ اگست کے بعد حکومت ہند کے سرکاری کاغذات میں حکومت کے دئیے ہوئے کسی خطاب کا ذکر نہ کیا جائے گا۔ اور نہ کسی خطاب کو کوئی وقعت دی جائے گی۔

پاکستان اسمبلی کا اجلاس شروع ہو گیا

کراچی ۱۱ اگست پاکستان اسمبلی کا اجلاس کل سے شروع ہے۔ آج اسمبلی نے مسٹر محمد علی جناح کو اپنا صدر منتخب کیا۔ مسٹر جناح نے تقریر کرتے ہوئے یقین دلایا کہ پاکستان میں بلا امتیاز سب کے حقوق محفوظ ہوں گے۔ کانگرس پارٹی کے لیڈر نے مسٹر جناح کو وفاداری کا یقین دلایا۔